نیا سال - ایک سوال

دنیا کی عمر میں ایک اور برس کا اضافہ ہو گیا، یا کاروانِ حیات نے قطعِ منازل کے سلسلہ میں ایک کڑی ختم کر لی۔ بہر کیف نیا سال آیا، نئی امنگوں اور نئے آدرشوں کے شگفتہ پھولوں سے جھولی بھرے ہوئے۔ کیا ہم نے بھی روایات کے قامت موزوں پر مقتضیاتِ وقت کا لبادہ چست کر کے مستقبل کے آئینہ میں اس کے خط و خال کا جائزہ لینے کی فکر کی یا نہیں؟ یخ بستہ عقائد میں حرارت، افکارِ معطلہ میں روحِ تدبر، بے راہ رو جذبات میں حسنِ اعتدال، معصیت آلودہ اعمال میں ذوقِ طاعت و عبودیت پیدا کرنے کے لئے کیا ہم نے بھی تجدید عہد کی، "سالگرہ" منائی یا نہیں؟ کہیں ہماری حیات قومیت کا چہرہ بھی غبارِ نوحہ و ماتم میں تو اٹا ہوا نہیں ہے۔ آخر ہم نے بھی زندگی کے اضمحلال و کبیدگی کو نشاطِ دائمی سے بدلنے کے لئے پیمانِ انقلاب استوار کیا ہے یا نہیں؟ یہ ایک سوال ہے، جو لیل و نہار کی ہر گھڑی میں ہمارے فکر و عمل کے تضاد کا سراپا بن کر ابھرتا ہے اور اس وقت تک ابھرتا رہے گا جب تک جواب دینے کی ضرورت باقی ہے۔ اشارات سے دلیل پالینے والوں نے کس حد تک اپنے فرائض کو محسوس کیا ہے، اس کی نشان دہی ایامِ گزشتہ کی آغوش میں استراحت پذیر اعمال سے ہی ہو سکے گی۔ قلیل مدت میں معین و مقصود اہم تغیر کے رونما ہونے کا یقین کر بیٹھنا ایک خوش فہمی ہے۔

مجددِ احرار، جانشینِ امیر شریعت

حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اقتباس اداریہ سہ ماہی "مستقبل" ملتان

۱۹۴۹ء